السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب روزہ دار ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں منتقل ہوجائے اور پہلے علاقے میں ہلال شوال کی رویت کا اعلان کر دیا گیا ہو تو کیا وہ ان کی متابعت میں روزہ چھوڑ دے گا جب کہ دوسرے علاقے میں ابھی ہلال شوال نظر نہ آیا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب انسان ایک اسلامی ملک سے دوسرے ملک میں جائے اور وہاں ابھی چاند نظر نہ آیا ہو تو وہ ان کے ساتھ روزے کی حالت میں رہے گا حتیٰ کہ وہاں بھی چاند نظر آجائے کیونکہ روزہ وہ ہے جس دن لوگ روزہ رکھیں اور فطر وہ ہے جس دن لوگ عید الفطر منائیں اور اضحی وہ ہے جس دن لوگ قربانی کریں۔ ملک کی پابندی کرنا ہوگی، خواہ اس صورت میں ایک یا ایک سے زیادہ دنوں کا اضافہ ہوجائے، یہ ایسے ہی ہے جیسے وہ کسی ایسے ملک کی طرف سفر کرے جہاں غروب آفتاب متاخر ہوتو ہوسکتا ہے کہ اس طرح معمول کے دن سے دو یا تین یا اس بھی زیادہ چند گھنٹوں کا اس میں اضافہ ہوجائے اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ جب وہ دوسرے ملک منتقل ہوا تو وہاں تو ابھی ہلال نظر نہیں آیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم چاند دیکھ کر روزہ رکھیں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(أَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ» (صحيح البخاري، الصوم، باب قول النبى: اذا رايتم الهلال...، ح: ۱۹۰۹ و صحيح مسلم، الصيام، باب وجوب صوم رمضان لروية الهلال، ح: ۱۰۸۱ (۱۸»

’’چاند دیکھ کر ہی روزہ اَفطار کیا کرو۔‘‘

اور اس کے برعکس صورت یہ ہے کہ مثلاً: وہ ایسے ملک سے منتقل ہو جس میں مہینے کا آغاز متاخر ہوا تھا اور ایسے ملک میں جائے جہاں مہینے کا آغاز پہلے ہوگیا تھا تو وہ وہاں کے باشندوں کے ساتھ روزے رکھنا چھوڑ دے گا اور رمضان کے جتنے دن وہ روزے نہ رکھ سکے بعد میں ان کی قضا ادا کرے گا۔ اگر ایک روزہ نہیں رکھ سکا تو ایک اور اگر دو روزے نہیں رکھ سکا تو دو کی قضا ادا کرے گا۔ دوسری صورت میں قضا کا ہم نے اس لیے ذکر کیا ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ مہینہ انتیس دن سے کم یا تیس دن سے زیادہ ہو، اور ہم اس سے کہیں گے کہ تم بھی روزے رکھنا بند کردو، خواہ تمہارے انتیس دن پورے نہ بھی ہوئے ہوں کیونکہ چاند نظر آگیا ہے۔ جب شوال کا چاند نظر آگیا ہے، تو ضروری ہے کہ روزے رکھنے بند کر دیے جائیں اور اگر آپ کے روزے انتیس سے کم ہیں تو اس صورت میں آپ کے لیے لازم ہے کہ آپ اپنے انتیس روزے پورے کریں کیونکہ مہینہ انتیس دن سے کم کا نہیں ہوسکتا بخلاف پہلے مسئلے کے کہ آپ روزے رکھنا بند نہیں کریں گے حتیٰ کہ چاند نظر آجائے، اگر نظر نہ آئے تو آپ ابھی تک ماہ رمضان ہی میں ہوں گے، لہٰذا روزہ چھوڑ نہیں سکتے۔ روزہ رکھنا آپ کے لیے لازم ہے، خواہ مہینے کے دن زیادہ ہی کیوں نہ ہوں، یہ ایسے ہے جیسے دن میں گھنٹوں کا اضافہ ہوجاتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 370

محدث فتویٰ